منقبت

جہانِ ظلم و ستم میں جب آئیں گے مہدیؑ
اِک انقلابِ حسینیؑ اُٹھائیں گے مہدیؑ

خدائے یکتا و واحد کا یہ ارادہ ہے
ہر ایک دور کے انسان سے یہ وعدہ ہے
جہاں سے ظلم و ستم کو مٹائیں گے مہدیؑ

حرم کے پہلو میں تشریف جب وہ لائیں گے
علم حسینؑ کا کعبے پہ خود لگائیں گے
خدا کے گھر کی یوں عظمت بڑھائیں گے مہدیؑ

فلک کے دکھ وہ سنیں گے زمین کے دکھڑے
کریں گے ایک اشارے سے چاند دو ٹکڑے
یہ معجزے بھی یقیناً دکھائیں گے مہدیؑ

بتولؑ باندھیں گی بازو پہ نقشِ نادِ علیؑ
زمانہ دیکھے گا آنکھوں سے پھر جہادِ علیؑ
وہ ذوالفقار کے جوہر دکھائیں گے مہدیؑ

عدوِ فاطمہؑ زہرا سے پوچھا جائیگا
ستم کا جب نہ وہ کوئی جواز لائے گا 251
تو اُس لعین کی گردن اُڑائیں گے مہدیؑ

ملے گا کوئی بھی گوشہ نہ سر چھپانے کا
ہوا بتائے گی ظالم کے ہر ٹھکانے کا
علیؑ کی تیغ یوں آکر چلائیں گے مہدیؑ

نہ چھوڑ کے کوئی جائیگا جانثار کہیں
دمک اُٹھے گی وفادار ساتھیوں کی جبیں
دیا جو خیمے کا اپنے جلائیں گے مہدیؑ

وہ اصلِ روحِ فروع و اصول بھی دیں گے
نشانِ قبرِ جنابِ بتولؑ بھی دیں گے
خدا کے رازوں سے پردا اٹھائیں گے مہدیؑ

ردائے بنتِ علیؑ کا حسینؑ کے خوں کا
ہر ایک ظلم و ستم کا وہ لیں گے خود بدلہ
خدا کا زہراؑ سے وعدہ نبھائیں گے مہدیؑ

محیطِ کون و مکاں ہو گا صرف ایک ہی بین
ہر ایک ذرہ پکارے گا بس حسینؑ حسینؑ
غمِ حسینؑ کچھ ایسے منائیں گے مہدیؑ

حسینیوں پہ قیامت کے ظلم ڈھاتے ہیں 251
یہ شمر زادے ناحق جو خوں بہاتے ہیں
انہی کے خون کا دریا بہائیں گے مہدیؑ

ضمیر دیں گے اندھیروں میں روشنی کی اذاں
وضو کو مظہرؔ و رضواںؔ رہیں گے اشک رواں
عزا کا جب بھی مصلیٰ بچھائیں گے مہدیؑ